ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیت ۵۹

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾

ترکیب: ''اُولُوا'' کی نصب اور جر دونوں ''اُولِیْ'' آتی ہے۔ اس آیت میں یہ ''اَطِیْعُوْا'' پر عطف ہونے کی وجہ سے مفعول ہے اور حالتِ نصب میں ہے۔ ''كُنْتُمْ'' کا اسم اس میں شامل ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''تُؤْمِنُوْنَ'' اس کی خبر ہے۔ ''ذٰلِكَ'' مبتدأ ہے۔ ''خَیْرٌ'' اس کی خبر اوّل ہے اور ''اَحْسَنُ'' خبر ثانی ہے' جبکہ ''تَاْوِیْلًا'' تمیز ہے۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اَطِیْعُوا : تم لوگ اطاعت کرو	اللّٰهَ : اللہ کی
وَاَطِیْعُوا : اور اطاعت کرو	الرَّسُوْلَ : رسولؐ کی
وَاُولِی الْاَمْرِ : اور حکم والوں کی	مِنْكُمْ : تم میں سے
فَاِنْ : پھر اگر	تَنَازَعْتُمْ : تم لوگ باہم کھینچا تانی کرو
فِیْ شَیْءٍ : کسی چیز میں	فَرُدُّوْهُ : تو لوٹا دو اس کو
اِلَی اللّٰهِ : اللہ کی طرف	وَالرَّسُوْلِ : اور رسولؐ کی طرف
اِنْ كُنْتُمْ : اگر تم لوگ	تُؤْمِنُوْنَ : ایمان رکھتے ہو

بِاللّٰهِ : اللہ پر — وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ : اور آخری دن پر
ذٰلِكَ : یہ — خَيْرٌ : سب سے بہتر ہے
وَّاَحْسَنُ : اور سب سے اچھا ہے — تَاْوِيْلًا : بلحاظ انجام کار کے

نوٹ ۱ : اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بعد جو اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے وہ اولی الامر کی اطاعت ہے۔ مسلمانوں کی فکری راہنمائی کرنے والے علماء' سیاسی راہنمائی کرنے والے لیڈر' ملکی انتظام کرنے والے حکام' عدالتی فیصلے کرنے والے جج وغیرہ سب اولی الامر میں شامل ہیں۔ جو شخص جس حیثیت سے بھی مسلمانوں کا صاحب امر ہے اس کی اطاعت لازمی ہے۔ اس سے تنازعہ کر کے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں خلل ڈالنا درست نہیں ہے' البتہ اولی الامر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے تحت ہو گی۔ ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے اولی الامر کی بات سنے اور مانے' خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند' تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے۔ اور جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے نہ ماننا ہے۔ (بخاری و مسلم' بحوالہ تفہیم القرآن)

بہت سے معاملات ایسے ہیں جن میں قرآن وسنت کی رو سے کوئی پابندی عائد نہیں ہے' نہ وہ واجب ہیں' نہ حرام ہیں' بلکہ اختیاری ہیں۔ ان کو اصطلاح میں مباحات کہا جاتا ہے۔ ایسے معاملات میں عملی انتظام اولی الامر کے سپرد ہے۔ (معارف القرآن)

نوٹ ۲ : ہندوستان پر انگریزوں کے دورِ حکومت میں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی اور کچھ علماءِ سوء نے اس آیت کے حوالے سے کہا تھا کہ مسلمانوں پر اولی الامر کی اطاعت فرض ہے اور اس وقت انگریز ہمارے اولی الامر ہیں اس لیے ان کی اطاعت بھی فرض ہے۔ لیکن اسی آیت میں لفظ اولی الامر کے آگے ''مِنْكُمْ'' کا اضافہ کر کے واضح کر دیا گیا ہے کہ یہ اطاعت کا حکم ایسے اولی الامر کے لیے ہے جو خود مسلمانوں میں سے ہو۔

آیات ۶۰ تا ۶۳

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ فَكَيْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۝

ز ع م

زَعَمَ ۔ يَزْعُمُ (ن) زُعْمًا : کسی غلط یا غیر یقینی بات کو یقینی سمجھنا یا جتانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

زَعَامَةٌ : کسی چیز کا ذمہ دار اور جواب دہ ہونا' ضامن ہونا۔

زَعْمٌ (اسم ذات) : گمان' خیال۔ ﴿هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ﴾ (الانعام:۱۳۶) ''یہ اللہ کے لیے ہے ان کے خیال میں۔''

زَعِيْمٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : جواب دہ' ضامن۔ ﴿سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ﴾ (القلم) ''آپؐ ان سے پوچھیں کہ ان میں سے کون اس کا ضامن ہے؟''

ح ل ف

حَلَفَ ۔ يَحْلِفُ (ض) حَلْفًا : قسم کھا کر عہد و پیمان کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

حَلَّافٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار اور کثرت سے قسم کھانے والا۔ ﴿فَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ﴾ (القلم) ''اور تو کہنا مت مان ہر ایک بے وقعت قسمیں کھانے والے کا۔''

ترکیب: ''يَتَحَاكَمُوْا'' کا مفعول محذوف ہے' ''اِلَى الطَّاغُوْتِ'' متعلق فعل ہے۔ ''بِهٖ'' کی ضمیر طاغوت کے لیے ہے۔ ''اِذَا'' شرطیہ ہے۔ ''قِيْلَ'' شرط اور ''رَاَيْتَ'' اس کا جواب شرط ہے۔ اس لیے دونوں کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ ''يَحْلِفُوْنَ'' حال ہے۔

ترجمہ:

اَلَمْ تَرَ : کیا آپؐ نے غور نہیں کیا	اِلَى الَّذِيْنَ : ان لوگوں کی طرف جو
يَزْعُمُوْنَ : جتاتے ہیں	اَنَّهُمْ : کہ وہ لوگ
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	بِمَآ : اس پر جو
اُنْزِلَ : اُتارا گیا	اِلَيْكَ : آپؐ کی طرف
وَمَآ : اور جو	اُنْزِلَ : اتارا گیا
مِنْ قَبْلِكَ : آپ سے پہلے	يُرِيْدُوْنَ : وہ لوگ چاہتے ہیں
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا : کہ فیصلے کے لیے لے جائیں (جھگڑے کو)	اِلَى الطَّاغُوْتِ : سرکشوں کی طرف
وَ : حالانکہ	قَدْ اُمِرُوْٓا : حکم دیا گیا ہے ان کو
اَنْ يَّكْفُرُوْا : کہ وہ انکار کریں	بِهٖ : اس کا
وَيُرِيْدُ : اور چاہتا ہے	الشَّيْطٰنُ : شیطان
اَنْ يُّضِلَّهُمْ : کہ وہ گمراہ کرے ان کو	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا : دور کی گمراہی میں
وَاِذَا : اور جب بھی	قِيْلَ : کہا جاتا ہے
لَهُمْ : ان سے	تَعَالَوْا : تم لوگ آؤ
اِلٰى مَآ : اس کی طرف جو	اَنْزَلَ : اتارا
اللّٰهُ : اللہ نے	وَاِلَى الرَّسُوْلِ : اور رسولؐ کی طرف

رَاَیْتَ : تو آپؐ دیکھتے ہیں	الْمُنٰفِقِیْنَ : منافقوں کو
یَصُدُّوْنَ : (کہ) وہ لوگ رکتے ہیں	عَنْكَ : آپؐ سے
صُدُوْدًا : جیسے کہ رکا جاتا ہے	فَكَیْفَ : تو کیسا ہوگا
اِذَآ : جب	اَصَابَتْهُمْ : آن لگے گی ان کو
مُّصِیْبَةٌ : کوئی مصیبت	بِمَا : اس کے سبب سے جو
قَدَّمَتْ : آگے بھیجا	اَیْدِیْهِمْ : ان کے ہاتھوں نے
ثُمَّ : پھر	جَآءُوْكَ : وہ آئیں گے آپؐ کے پاس
یَحْلِفُوْنَ : قسم کھاتے ہوئے	بِاللّٰهِ : اللہ کی
اِنْ : (کہ) نہیں	اَرَدْنَآ : ارادہ کیا ہم نے
اِلَّآ : مگر	اِحْسَانًا : بھلائی کا
وَّتَوْفِیْقًا : اور ہم آہنگ کرنے کا	اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ : وہ لوگ ہیں کہ
یَعْلَمُ : جانتا ہے	اللّٰهُ : اللہ
مَا : اس کو جو	فِیْ قُلُوْبِهِمْ : ان کے دلوں میں ہے
فَاَعْرِضْ : تو آپؐ اعراض کریں	عَنْهُمْ : ان سے
وَ : اور	عِظْهُمْ : آپؐ نصیحت کریں ان کو
وَقُلْ : اور آپؐ کہیں	لَّهُمْ : ان سے
فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ : ان کے جی (یعنی دل) میں	قَوْلًا بَلِیْغًا : ایک پہنچنے (یعنی اُترنے) والی بات

نوٹ: آیت ۶۰ اپنے حکم اور الفاظ کے اعتبار سے عام ہے۔ یہ ہر اس شخص کی مذمت اور برائی کا اظہار کرتی ہے جو کتاب وسنت سے ہٹ کر کسی اور باطل کی طرف اپنا فیصلہ لے جائے۔ یہاں طاغوت سے یہی مراد ہے۔ (ابن کثیر)

آیات ۶۴۔۶۵

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

ح ر ج

حَرِجَ ۔ یَحْرَجُ (س) حَرَجًا: کسی چیز کا تنگ ہونا۔ پھر استعارۃً گناہ ہونے کے لیے آتا ہے' کیونکہ احساسِ گناہ (guilty conscience) انسان کے دل کو بھینچتا یعنی تنگ کرتا ہے۔

حَرَجٌ (اسم ذات) : تنگی، گناہ۔ ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج:٧٨) ”اور اس نے نہیں بنائی تم پر دین میں کوئی تنگی“۔ ﴿لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ﴾ (النور:٦١) ”اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

ترکیب: ”لِيُطَاعَ“ مضارع مجہول ہے اور اس کا نائب فاعل اس میں ”هُوَ“ کی ضمیر ہے جو رسول کے لیے ہے۔ ”وَلَوْ اَنَّهُمْ“ کا ”لَوْ“ شرطیہ ہے اور ”لَوَجَدُوْا“ پر لام جوابِ شرط کا ہے اس لیے ترجمہ اسی لحاظ سے ہو گا۔ ”وَرَبِّكَ“ میں ”رَبِّ“ کی جر بتا رہی ہے کہ اس سے پہلے واوٴ قسمیہ ہے۔

ترجمہ:

وَمَآ اَرْسَلْنَا : اور ہم نے نہیں بھیجا	مِنْ رَّسُوْلٍ : کوئی رسول
اِلَّا : مگر	لِيُطَاعَ : (اس لیے) کہ اس کی اطاعت کی جائے
بِاِذْنِ اللّٰهِ : اللہ کے اذن سے	وَلَوْ : اور اگر
اَنَّهُمْ : یہ (ہوتا) کہ وہ لوگ	اِذْ ظَّلَمُوْٓا : جب انہوں نے ظلم کیا
اَنْفُسَهُمْ : اپنے آپ پر	جَآءُوْكَ : آتے آپؐ کے پاس
فَاسْتَغْفَرُوا : پھر استغفار کرتے	اللّٰهَ : اللہ سے
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ : اور استغفار کرتے ان کے لیے	الرَّسُوْلُ : رسولؐ
لَوَجَدُوا : تو وہ لوگ پاتے	اللّٰهَ : اللہ کو
تَوَّابًا : بار بار توبہ قبول کرنے والا	رَّحِيْمًا : ہر حال میں رحم کرنے والا
فَلَا : پس نہیں!	وَرَبِّكَ : آپؐ کے رب کی قسم
لَا يُؤْمِنُوْنَ : وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے	حَتّٰى : یہاں تک کہ
يُحَكِّمُوْكَ : وہ حاکم تسلیم کریں آپؐ کو	فِيْمَا : اس میں، جس میں
شَجَرَ : اختلاف کیا	بَيْنَهُمْ : آپس میں
ثُمَّ : پھر	لَا يَجِدُوْا : وہ نہ پائیں
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ : اپنے جی میں	حَرَجًا : کوئی تنگی
مِّمَّا : اس سے، جو	قَضَيْتَ : آپؐ نے فیصلہ کیا
وَيُسَلِّمُوْا : اور وہ لوگ تسلیم کریں	تَسْلِيْمًا : جیسے تسلیم کرتے ہیں

نوٹ: اس آیت کا حکم قیامت تک کے لیے ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیامت تک کے لیے نبیؐ وقت ہیں۔ اس لیے آپؐ کی ہدایات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن سند ہیں۔ ان کو ماننے یا نہ ماننے ہی پر آدمی کے مؤمن ہونے یا نہ ہونے کا انحصار ہے۔ اسی بات کو رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس طریقہ کی تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔ (تفہیم القرآن سے ماخوذ)

آیات ۶۶ تا ۷۰

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ
مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ
مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾

ر ف ق

رَفُقَ - يَرْفُقُ (ک) رَفَاقَةً : ساتھی ہونا‘ نرمی سے پیش آنا۔

رَفِيْقٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : ساتھی۔ آیت زیر مطالعہ۔

رَفَقَ - يَرْفُقُ (ن) رَفْقًا : مدد کرنا‘ سہارا دینا۔

مِرْفَقٌ ج مَرَافِقُ (مِفْعَلٌ کے وزن پر اسم الآلہ): مدد کرنے یا سہارا دینے کا ذریعہ‘ کہنی۔ ﴿وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾﴾ (الکھف) ”اور وہ اسباب پیدا کرے گا تمہارے لیے تمہارے کام میں مدد کرنے کے ذریعے کے طور پر“۔ ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المائدۃ:٦) ”تو تم لوگ دھوؤ اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک۔“

اِرْتَفَقَ - يَرْتَفِقُ (افتعال) اِرْتِفَاقًا : مدد یا سہارا لینا۔

مُرْتَفَقٌ (اسم المفعول‘ جو ظرف کے معنی میں آتا ہے) : سہارا لینے یعنی آرام کرنے کی جگہ۔ ﴿وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾﴾ (الکھف) ”اور کیا ہی اچھی ہوئی بطور آرام کرنے کی جگہ کے۔“

ترکیب: ”مَا فَعَلُوْهُ“ کی ضمیر مفعولی ”كَتَبْنَا“ کے حکم کے لیے ہے جس کی وضاحت ”اَنِ“ کے ساتھ آگئی ہے۔ ”خَيْرًا“ اور ”اَشَدَّ“ کی نصب ”كَانَ“ کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے‘ جبکہ ”تَثْبِيْتًا“ تمیز ہے۔ ”اَلصِّدِّيْقِيْنَ‘ الشُّهَدَاءِ“ اور ”الصّٰلِحِيْنَ“ یہ سب ”مِنْ“ پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر میں آئے ہیں اور یہ ”مِنْ“ بیانیہ ہے۔ ”حَسُنَ“ فعل لازم ہے‘ ”اُولٰٓئِكَ“ فاعل ہے اور ”رَفِيْقًا“ تمیز ہے۔

ترجمہ:

وَلَوْ : اور اگر	اَنَّا كَتَبْنَا : ہم لکھتے
عَلَيْهِمْ : ان پر	اَنِ : کہ
اقْتُلُوْٓا : تم لوگ قتل کرو	اَنْفُسَكُمْ : اپنے آپ کو
اَوِ : یا	اخْرُجُوْا : تم لوگ نکلو
مِنْ دِيَارِكُمْ : اپنے گھروں سے	مَّا فَعَلُوْهُ : تو وہ لوگ نہ کرتے اس کو

اِلَّا : مگر	قَلِيْلٌ : تھوڑے سے
مِّنْهُمْ : ان میں سے	وَلَوْ : اور اگر
اَنَّهُمْ : یہ (ہوتا) کہ وہ لوگ	فَعَلُوْا : کرتے
مَا : اس کو	يُوْعَظُوْنَ : نصیحت کی جاتی ہے ان کو
بِهٖ : جس کی	لَكَانَ : تو ہوتا
خَيْرًا : بہتر	لَّهُمْ : ان کے لیے
وَاَشَدَّ : اور (ہوتا) زیادہ سخت	تَثْبِيْتًا : بلحاظ جمادینے کے
وَّاِذًا : اور تب تو	لَّاٰتَيْنٰهُمْ : ہم ضرور دیتے ان کو
مِّنْ لَّدُنَّآ : اپنے پاس سے	اَجْرًا عَظِيْمًا : ایک شاندار بدلہ
وَّلَهَدَيْنٰهُمْ : اور ہم ضرور ہدایت دیتے ان کو	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا : ایک سیدھے راستے کی
وَمَنْ : اور جو	يُّطِعِ : اطاعت کرے گا
اللّٰهَ : اللہ کی	وَالرَّسُوْلَ : اور ان رسولؐ کی
فَاُولٰٓئِكَ : تو وہ لوگ	مَعَ الَّذِيْنَ : ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے
اَنْعَمَ : انعام کیا	اللّٰهُ : اللہ نے
عَلَيْهِمْ : جن پر	مِّنَ النَّبِيّٖنَ : نبیوں میں سے
وَالصِّدِّيْقِيْنَ : اور کامل سچوں میں سے	وَالشُّهَدَآءِ : اور شہیدوں میں سے
وَالصّٰلِحِيْنَ : اور نیک لوگوں میں سے	وَحَسُنَ : اور اچھے ہوئے
اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ	رَفِيْقًا : بطور رفیق کے
ذٰلِكَ الْفَضْلُ : یہ فضل	مِنَ اللّٰهِ : اللہ (کے پاس) سے ہے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ : اور کافی ہے اللہ	عَلِيْمًا: بطور جاننے والے کے

نوٹ ۱ : پیچھے آیت ۶۰ سے منافقین کے طرزِ عمل کے متعلق سلسلۂ کلام کا آغاز ہوا تھا۔ زیر مطالعہ آیت ۶۶ میں انہی کے متعلق ایک امکانی بات کہی گئی ہے کہ ان سے تو شریعت پر ہی عمل نہیں ہوتا' اگر ان سے دین کے لیے کسی بڑی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا تو اس کے پورا ہونے کا کیا امکان ہے۔

نوٹ ۲ : رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں شہادت دے چکا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ آپؐ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اور میں پانچ وقت کی نماز کا بھی پابند ہوں' زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہوں اور رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے وہ انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا بشرطیکہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے۔ (بحوالہ معارف القرآن)

❁❁❁